وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الآیۃ)

جشنِ عید میلاد النبی ﷺ پر ایک دلکش تحقیق

تحدیثِ نعمت

کا معنیٰ و مفہوم

از قلم

حافظ محمد رمضان اویسی

ادارہ تعلیمات اسلامیہ مرکزی دار العلوم اہلسنت و جماعت

جامعہ ریاض المدینہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 0332-7376393 0333-1467850

نام کتاب	:	جشن میلاد النبی ﷺ پر ایک دلکش تحقیق تحدیثِ نعمت کا معنی و مفہوم
مؤلف	:	حافظ محمد رمضان اویسی
پروف ریڈنگ	:	مفتی محمد نواز سعدی......مولانا محمد عثمان اویسی
کمپوزنگ	:	طاہر کمپوزنگ سنٹر کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ
سن اشاعت	:	2016ء
تعداد	:	1100
صفحات	:	48
ہدیہ	:	40روپے

ملنے کے پتے

نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور، مسلم کتابوی و مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ الحبیب واللبیب کامونکی، مکتبہ غوثیہ، مکتبہ قادریہ، گوجرانوالہ

مکتبہ رضائے مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ، مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ

رضا بک شاپ، جلالیہ صراط مستقیم گجرات، اسامہ کتب خانہ، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر

احمد بک کارپوریشن، اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی

مکتبہ فیضان مدینہ گکھڑ، مکتبہ مہریہ کاظمیہ، جامعہ انوار العلوم ملتان

فہرست

اِنتسابِ جمیل

فیضِ ملت... مفسرِ قرآن... محدثِ بہاولپوری... مصنف کتب کثیرہ

حضرت علامہ، مولانا، الحاج، الحافظ

ابوصالح محمد فیض احمد اویسی نور اللہ مرقدہٗ

کے نام

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حافظ محمد رمضان اویسی

تحدیث نعمت کا مفہوم

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ انسان کو لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے جن کو احاطۂ شمار میں لانا ناممکن و محال ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے......

"اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا"

﴿النحل:۱۸/ابراہیم:۳۴﴾

ترجمہ:-اگر اللہ کی نعمتوں کو گنوں تو شمار نہ کرسکو گے۔

اگر نعمت الٰہیہ کا شکر بجالایا جائے تو وہ اپنے انعام و اکرام میں اضافہ فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے......

"لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ"

﴿سورۂ ابراہیم:۷﴾

ترجمہ:-اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔

اگر ناشکری کی جائے گی تو وہ اپنی نعمتوں کو سلب فرمائے گا اور اس قوم کو سخت عذاب دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے......

"وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ"

﴿سورۂ ابراہیم:۷﴾

ترجمہ:اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

نعمت پر شکر کرنے کا طریق

اور مقربین بارگاہِ الٰہی کے اقوال

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں……

"مِنْ شُکْرِ النِّعْمَۃِ اِفْشَاؤُھَا"

نعمت کا شکر یہ ہے کہ اسے عام کیا جائے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں……

"اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھٰذِہِ النِّعْمَۃِ فَاِنَّ ذِکْرَھَا شُکْرٌ"

اس نعمت کا خوب ذکر کرو بیشک اس کا ذکر کرنا شکر ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں……

"اِنَّ ذِکْرَ النِّعْمَۃِ شُکْرٌ"

بے شک نعمت کا تذکرہ کرنا شکر ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں……

"مِنْ شُکْرِ النِّعْمَۃِ اَنْ یُّحَدَّثَ بِھَا"

نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس کا خوب چرچا کیا جائے۔

حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں……

"اِنَّ تَعْدَادَ النِّعَمِ مِنَ الشُّکْرِ"

نعمتوں کا شمار کرنا شکر ہے۔

﴿الدر المنثور: ٦١/٦﴾

حضرت ابن نضرۃ فرماتے ہیں……

"کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یَرَوْنَ اَنَّ مِنْ شُکْرِ النِّعْمَۃِ اَنْ یُّحَدَّثَ بِھَا"

مسلمان نعمت کا شکر اس کا خوب چرچا کرنے میں سمجھتے ہیں۔

﴿الدر المنثور: ٦١٢/٦ ☆ ابن کثیر: ٦٧٦/٤﴾

حضرت ابن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ ایک رات فضیل بن عیاض اور سفیان بن عیینہ صبح تک بیٹھے نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ نعمت نازل فرمائی، یہ نعمت نازل فرمائی۔

حضرت ابوالاسود الدؤلی اور زادان الکندی کہتے ہیں ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا……

"حَدِّثْنَا عَنْ اَصْحَابِكَ" اپنے ساتھیوں کے بارے میں خبر دیں۔

"تَذْکُرُ مَنَاقِبَھُمْ" تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کے فضائل بیان فرمائے۔

ہم نے عرض کیا۔ "حَدِّثْنَا عَنْ نَفْسِكَ" آپ رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں بیان فرمائیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "مَھْلًا نَھَی اللّٰہُ عَنِ التَّزْکِیَۃِ" چھوڑیں، اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، اپنی خوبی بیان کرنے سے، ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

"وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" اور اپنے رب کی نعمت کا شکر ادا کرو

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے رب کی نعمت کو بیان کرتا ہوں۔

"کُنْتُ وَاللّٰہِ اِذَا سَاَلْتُ اُعْطِیْتُ وَاِذَا سَکَتُّ اُبْتُدِئْتُ"

اللہ کی قسم جب میں نے مانگا مجھے عطا کر دیا گیا اور جب میں خاموش ہوا تب بھی مجھے عطا کر دیا گیا۔ ﴿الدر المنثور: ٦١٣/٦﴾

حضرت ابو فراس عبداللہ بن غالب جب صبح کرتے تو کہتے۔

لَقَدْ رَزَقَنِیَ اللّٰہُ الْبَارِحَۃَ کَذَا قَرَأْتُ کَذَا
وَصَلَّیْتُ کَذَا وَذَکَرْتُ اللّٰہَ کَذَا وَفَعَلْتُ کَذَا

اللہ تعالیٰ نے مجھے گزشتہ شب یہ عطا کیا میں نے اتنی تلاوت قرآن کی میں نے اتنے نفل ادا کئے میں نے اس قدر اللہ کے نام کی تسبیح رولی اور میں نے یہ یہ کام کیا۔ جن کے سامنے یہ بیان کرتے وہ کہتے اے ابو فراس تیری طرح کوئی بھی نہیں کہتا تو وہ فرماتے۔

یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ
وَتَقُوْلُوْنَ لَا تُحَدِّثْ بِنِعْمَۃِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ اور تم کہتے ہو کہ تو اللہ کی نعمت کا چرچا نہ کرو۔

﴿تفسیر قرطبی: ۲۰/۱۰۲﴾

حضرت مقسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ملا تو میں نے عرض کیا: اے امام حسن رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ" کے بارے ارشاد فرمائیں؟ تو آپ نے فرمایا......

"اَلرَّجُلُ الْمُؤْمِنُ یَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَیُخْبِرُ بِہٖ اَھْلَ بَیْتِہٖ لِیَقْتَدُوْا بِہٖ"

بندہ مومن جو نیک عمل کرے اس کی خبر اپنے گھر والوں کو دے کہ وہ اس کی اقتدا کریں۔

﴿الدر المنثور: ۶/۶۱۲ ☆ روح المعانی: ۲۰/۱۶۴ ☆ تفسیر کبیر: ۱۶/۲۲۱﴾

حضرت عمرو بن میمون فرماتے......

اِذَا لَقِیَ الرَّجُلُ مِنْ اِخْوَانِہٖ مَنْ یَّثِقُ بِہٖ یَقُوْلُ لَہٗ

رَزَقَ اللّٰہُ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْبَارِحَۃَ کَذَا وَکَذَا

جب آدمی اپنے معتمد علیہ بھائی سے ملاقات کرے تو کہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے گزشتہ رات اس قدر نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

﴿قرطبی: ۲۰/۱۰۲﴾

حضرت ابن عطیہ "وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ" کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں......

"حَدِّثْ بِہٖ نَفْسَکَ اَیْ لَا تَنْسَ فَضْلَہٗ عَلَیْکَ قَدِیْمًا وَحَدِیْثًا"

تو بیان کر یعنی اس کے فضل کو نہ بھول جو اس نے تجھ پر کیا وہ قدیم ہو یا جدید۔

﴿روح البیان: ۱۰/۴۵۹﴾

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

"فَاِنَّ تَحْدِیْثَ الْعَبْدِ وَاِخْبَارَہٗ بِنِعْمَۃِ اللّٰہِ شُکْرٌ بِاللِّسَانِ وَتَذْکِیْرٌ لِلْغَیْرِ"

﴿روح البیان: ۱۰/۴۵۹﴾

- بندے کا تحدیث نعمت اور اس کی خبر دینا اللہ کی نعمت کا شکر ہے زبان سے اور غیر کو نصیحت۔

﴿روح المعانی: ۱۰/۴۵۹﴾

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

ہر نعمت پر شکر ادا کرنا واجب ہے مالی نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس مال میں سے کچھ اللہ کے لئے اخلاص نیت کے ساتھ خرچ کرے اور بدنی نعمت کا شکر یہ ہے کہ جسمانی طاقت کو اللہ تعالیٰ کے واجبات ادا کرنے میں صرف کرے اور گناہوں سے بچے اور علم و معرفت کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

﴿تفسیر مظہری: ۱۰/۲۸۸﴾

اِظہارِ نعمت کا فائدہ

صاحب فتوحات قدس سرہٗ آوردہ کہ نعمت چیز ست محبوب بالذات ومنعم دراغلب شکور میباشد پس حق سبحانہٗ وتعالیٰ حبیب خودرا فرمود کہ از نعمت من سخن گوئی کہ خلق محتاج اند ومحتاج چوں ذکر منعم شنود بدو میل کند واورا دوست دارد پس بجہت تحدث بنعمت من خلق را دوست من گردانی ومن ایشانرا دوست میدارم۔

﴿روح البیان:۱۰/۴۵۹﴾

ترجمہ: صاحبِ فتوحات قدس سرہ بیان کرتے ہیں کہ نعمت وہ چیز ہے جو محبوب بالذات ہوتی ہے اور نعمت میں غالب طور پر شکر کیا جاتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو حکم دیا کہ میری نعمتوں کا ذکر کرو اس لئے کہ مخلوق نعمتوں کی محتاج ہے اور محتاج جب منعم کا ذکر سنتا ہے تو اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس منعم کو دوست رکھتا ہے پس تو میری نعمتوں کا ذکر کر کے مخلوق کو میرا دوست بنا میں ان کو دوست بناؤں گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تحدیث نعمت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو پروردگار عالم نے ''روح اللہ'' ''کلمۃ اللہ'' کے لقب سے ملقب فرمایا بن باپ پیدا فرما کر اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا جنہوں نے جھولے میں کلام فرمایا۔

اپنی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کی پاکدامنی کو بیان کیا اور اپنی نبوت کا اعلان کیا صاحب کتاب ہونے کی خبر دی نیز اپنی عبدیت کو بیان کر کے عیسائیت کے عقیدہ تثلیث کا قلع وقمع فرمادیا۔فرمایا......

''اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا'' ﴿مریم:۳۰﴾

میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دے دی اور مجھے نبی بنادیا۔

اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا تذکرہ کیا بطور تحدیث نعمت فرمایا......

اَنِّیْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ۔

﴿آل عمران:۴۹﴾

ترجمہ: میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔

سرکارِ دوعالم ﷺ اور تحدیث نعمت

اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دوعالم ﷺ کو بلاواسطہ یہ حکم دیا......

"وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ"

﴿سورۃ الضحیٰ:۱۱﴾

• اور اپنے رب کی نعمت کا شکر ادا کرو

محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

• مَاجَاءَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ نِعْمَةٍ وَكَرَامَةٍ مِنَ النُّبُوَّةِ فَحَدِّثْ بِهَا وَاذْكُرْهَا وَادْعُ اِلَيْهَا

اے پیارے حبیب جو نعمت وکرامت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے از قبیل نبوت اس کا خوب چرچا فرمائیں اس کا ذکر کریں اور اس کی طرف دعوت دیں۔

﴿تفسیر ابن کثیر:۴/۶۷۷﴾

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

"وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" اَیْ اُنْشُرْ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ بِالشُّكْرِ وَالثَّنَاءِ

اس آیت میں "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" کا مفہوم یہ ہے کہ پیارے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نعمتیں نازل فرمائیں ہیں ان کا ذکر کرو شکر اور ثناء کے ساتھ۔

﴿قرطبی:۲۰/۱۰۲﴾

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

"وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" اَیْ اُشْكُرْ عَلٰى مَا اَنْعَمَ رَبُّكَ عَلَيْكَ۔

آیت مبارکہ "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" کا مفہوم یہ ہے کہ اے پیارے آپ اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کیجئے۔ ﴿تفسیر مظہری:۱۰/۲۸۷﴾

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے اس بارے میں تین قول ہیں۔

(۱) "تِلْكَ النِّعْمَةُ هِيَ الْقُرْاٰنُ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ اَعْظَمُ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ بِهٖ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَالتَّحْدِيْثُ بِهٖ اَنْ يَّقْرَاَهٗ وَيُقْرِئَ غَيْرَهٗ وَيُبَيِّنَ حَقَائِقَهٗ لَهُمْ"

نعمت سے مراد قرآن ہے بے شک قرآن پاک نبی کریم ﷺ کو عطا کردہ نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے۔ تحدیث نعمت یہ ہے کہ اسے پڑھیں اور اپنے غیر کو پڑھائیں اور اس کے حقائق ان پر ظاہر فرمائیں۔

(۲) "تِلْكَ النِّعْمَةُ هِيَ النُّبُوَّةُ اَیْ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ"

اس نعمت سے مراد نبوت ہے یعنی جو کچھ آپ کو رب نے عطا فرمایا اس کی تبلیغ فرمائیں۔

(۳) "اِذَا وَفَّقَكَ اللّٰهُ فَرَاعَيْتَ حَقَّ الْيَتِيْمِ وَالسَّائِلِ وَذٰلِكَ التَّوْفِيْقُ نِعْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَلَيْكَ فَحَدِّثْ بِهَا لِيَقْتَدِيَ بِكَ غَيْرُكَ"

جب اللہ نے آپ کو توفیق عطا فرمائی ہے تو آپ یتیم اور بھکاری کے حق کی رعایت فرمائیں اور یہ توفیق اللہ کی نعمت ہے آپ پر پس آپ اس نعمت کا چرچا کریں تا کہ آپ کے سبب دوسرے آپ کی اقتدا کریں۔

﴿تفسیر کبیر:۱۶/۲۲۱﴾

سرکارِ دو عالم ﷺ اور تحدیث نعمت

سرکارِ دو عالم ﷺ پر جو انعامات اللہ تعالیٰ نے فرمائے وہ احاطۂ شمار میں لانا ناممکن و محال ہیں بلکہ دنیا و مافیہا میں جو نعمتیں موجود ہیں بلکہ جو کچھ موجود ہے وہ صدقہ ہے سرکارِ دو عالم کا میرے اور آپ کے آقا حبیب کبریا، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے تعلیمِ امت کے لئے تحدیث نعمت کے طور پر چند نعمتوں کا تذکرہ فرمایا ان میں سے چند قارئین کی نظر کرتا ہوں۔

(۱) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں رسولوں کا قائد ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

﴿مشکوۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین علیہ السلام، الفصل الثانی:۵۱۴﴾

(۲) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبَشَارَةُ عِيْسٰى"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام کی دُعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔

﴿مشکوۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین علیہ السلام، الفصل الثانی:۵۱۳﴾

(۳) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

﴿سنن ابی داود، آخر کتاب الخاتم کتاب الفتن والملاحم:۲۳۴/۲﴾

(۴) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَحْمَدُ"

رسول مکرم ﷺ نے فرمایا میں احمد ہوں۔

﴿صحیح مسلم، باب فی اسماء ﷺ:۲۶۱/۲﴾

(۵) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ"

رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا میں عاقب ہوں عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

﴿صحیح مسلم، باب فی اسماء ﷺ:۲۶۱/۲﴾

(۶) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں۔

﴿جامع الترمذی، ابواب المناقب:۲۰۲/۲﴾

(۷) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگوں کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا میں سب سے پہلے اُٹھوں گا۔

﴿جامع الترمذی، ابواب المناقب:۲۰۲/۲﴾

(۸) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ وفد بن کر آئیں گے۔

﴿جامع الترمذی، ابواب المناقب:۲۰۲/۲﴾

(۹) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَئِسُوْا"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں خوشخبری دینے والا ہوں گا جب لوگ مایوس ہوں گے۔

﴿جامع الترمذی، ابواب المناقب:۲۰۲/۲﴾

(۱۰) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ''

رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں بروزِ قیامت اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔

﴿جامع الترمذی' ابواب المناقب: ۲/۲۰۲﴾

(۱۱) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں پہلا وہ شخص ہوں جس سے زمین شق کی جائے گی۔ اور کوئی فخر نہیں۔

﴿جامع الترمذی' ابواب المناقب: ۲/۲۰۲﴾

(۱۲) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ''

رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ تابعین والا ہوں گا۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین ﷺ: ۵۱۱﴾

(۱۳) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں پہلا شخص ہوں جو جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین ﷺ: ۵۱۱﴾

(۱۴) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا مُحَمَّدٌ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں۔ ﴿صحیح مسلم' باب فی اسماء ﷺ: ۲/۲۶۱﴾

(۱۵) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں ماحی ہوں اللہ نے میرے سبب سے کفر کو مٹایا۔

﴿صحیح مسلم' باب فی اسماء ﷺ: ۲/۲۶۱﴾

(۱۶) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں ساری انسانیت سے بڑا سخی ہوں۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح' کتاب العلم الفصل الثالث: ۳۷﴾

(۱۷) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا قَاسِمٌ وَّ اللّٰہُ یُعْطِیْ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا کرنے والا ہے۔

﴿صحیح بخاری' کتاب العلم باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین: ۱/۱۶﴾

(۱۸) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں حوض پر تم سے پہلے پہنچ کر انتظام کرنے والا ہوں۔

﴿صحیح مسلم' باب اثبات حوض نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام و صفاتہ: ۲/۲۴۹﴾

(۱۹) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح' کتاب الطھارۃ الفصل الثالث: ۴۰﴾

(۲۰) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَهٗ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے سر اُٹھانے کی اجازت ملے گی۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح' کتاب الطھارت' الفصل الثالث ۴۰﴾

(۲۱) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں۔

﴿صحیح بخاری' کتاب الحوض: ۲/۹۷۵﴾

(۲۲) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلٰی فِی الْمِیْثَاقِ''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں پہلا وہ شخص ہوں جس نے بروز میثاق سب سے پہلے بلیٰ کہا۔

﴿نسیم الریاض و بھامشہ شرح شفا ملا علی القاری: ۱/۲۵۲﴾

(۲۳) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔

﴿کتاب الشفاء: ۱/۲۱۲﴾

(۲۴) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے۔

﴿صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ: ۱/۱۹۹﴾

(۲۵) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔

(۲۶) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میرے لئے مال غنیمت کو حلال کیا گیا۔

(۲۷) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میرے لئے زمین کو مسجد اور آلۂ طہارت بنا دیا گیا۔

(۲۸) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

(۲۹) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے سبب سے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا۔

﴿صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ: ۱/۱۹۹﴾

(۳۰) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ علی

قَدَمِیْ“

﴿بخاری کتاب المناقب، باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ: ۱/۵۰۱﴾

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔

(۳۱) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

﴿جامع الترمذی: ۲/۵۵﴾

(۳۲) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ ﷺ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کر دی گئیں۔

﴿صحیح بخاری، کتاب الحوض: ۲/۹۷۵﴾

(۳۳) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

﴿مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات: ۲۶۵﴾

(۳۴) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُهٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَکٌ لَهٗ فِیْهِ“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں خزانے کا نگران ہوں میں اپنی خوشی سے کسی کو دیتا ہوں تو اس میں اُس کے لئے برکت ڈال دی جاتی ہے۔

﴿صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب النہی عن المسئلہ: ۱/۳۳۳﴾

(۳۵) ”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ

"الْمِرَاءَ"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں ضامن ہوں جنت کے اندر ایک مکان کا' اس شخص کے لئے جو جھگڑا چھوڑ دے۔

﴿سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب فی حسن الخلق: ۲/۳۱۳﴾

(۳۶) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

﴿صحیح بخاری' کتاب التمنی' باب ما یجوز من اللو وقولہ تعالیٰ لو ان لی بکم قوۃ: ۲/۱۰۷۶﴾

(۳۷) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا حبیب ہوں اور کوئی فخر نہیں ہے۔

﴿جامع الترمذی' ابوب المناقب: ۲/۲۰۲﴾

(۳۸) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں اولین وآخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور کوئی فخر نہیں ہے۔

﴿جامع الترمذی' ابواب المناقب: ۲/۲۰۲﴾

(۳۹) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا بَكْرٍ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَمْ يَعْلَمْنِيْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّيْ"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میری حقیقت کو سوائے میرے رب کے کوئی نہیں جانتا۔

(۴۰) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَاَهْلُ بَيْتِيْ مُطَهَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں اور میری اہل بیت گناہوں سے پاک ہیں۔

﴿دلائل النبوۃ: ۱/۱۷۱﴾

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

اِذَا جَاءَ تَحْدِيْثُ النِّعَمِ الظَّاهِرَةِ جَازَ تَحْدِيْثُ النِّعَمِ الْبَاطِنَةِ مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالْمُخَاطَبَاتِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ﴿روح البیان: ۱۰/۴۵۹﴾

جب ظاہری نعمتوں کے ملنے پر تحدیث نعمت (چرچا کرنا) جائز ہے تو باطنی نعمتوں مثلاً کرامات وغیرہ پر بھی تحدیث نعمت جائز ہے۔

اسی حکم پر عمل کرتے ہوئے حضور سید شیخ عبد القادر جیلانی المعروف غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا......

قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ

میرا یہ قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔

اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت حضرت مولانا امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار بھی اسی حکم کے پیش نظر ہیں۔

(۱)...... خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو تو ہے عبد مصطفیٰ ﷺ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

(۲)...... ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

(۳)...... یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضاؔ کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ھدیٰ مجھے شوخی طبع رضاؔ کی قسم

اِنسان اور انعاماتِ الٰہیہ

اِنسان بذاتِ خود سرتاپا مجسم نعمت ہے آنکھ اور اس کی قوتِ بصارت ''نعمت'' کان اور اس کی قوتِ سماعت ''نعمت'' ناک اور اس کی قوتِ شامہ ''نعمت'' زبان اور اس کی قوتِ ذائقہ ''نعمت'' اور قوتِ گویائی نعمت' ہاتھ اور اس کی قوتِ بطش ''نعمت'' پاؤں اور اس کی قوتِ مشی ''نعمت'' دل اور اس کی دھڑکن ''نعمت'' اور ہر سانس ''نعمت''۔

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

ہر نفسے کہ فرو میرود ممدِ حیات است وچوں برمی آید مفرحِ ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است۔

ترجمہ: جو سانس اندر جاتا ہے زندگی کا مددگار ہے اور جب وہ باہر آتا ہے روح کو فرحت بخشنے والا ہے یعنی ہر سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں۔

''بارانِ رحمت بے حسابش ہمہ را سیدہ خوانِ نعمت بے دریغش ہمہ جا کشیدہ پردۂ ناموسِ بندگان بگناہ فاحش ندرّد و وظیفۂ روزی بخطائے منکر نبرد''

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش بے حساب سب کو پہنچی ہے اور اس کی نعمتوں کا دستر خوان سب جگہ بچھا ہوا ہے بندوں کی عزت کا پردہ بڑے سے بڑے گناہ پر چاک نہیں کرتا اور مقررہ روزی کسی بڑی سے بڑی خطاء پر بند نہیں کرتا۔

''فراشِ بادِ صبا را گفتہ تا فرشِ زمردین بگستراند و دائیہ ابرِ بہاری را فرمودہ تا بناتِ

نبات را در مہدِ زمین بہ پروراند و درختاں را بخلعتِ نوروزی قبائے سبز ورق در برگرفتہ واطفالِ شاخ را بقدومِ موسمِ ربیع کلاہ شگوفہ بر سرنہادہ عصارۂ نحلے بقدرتِ او شہد فائق شدہ و تخمِ خرمائے بتربیتِ او نخلِ باسق گشتہ''

ترجمہ: بادِ صباء کا فرش بچھانے والے کو حکم ہوا تو اُس نے سبز رنگ کی گھاس کا فرش بچھا دیا ابرِ بہار کو فرمان ملا تو اس نے گھاس کو زمین کے گہوارے میں پالا درختوں کو موسمِ بہار آتے ہی نوروز کے قیمتی جوڑے سے خلعت پہنائی اور موسمِ بہار کی آمد کی خوشی میں شاخوں کے سروں پر غنچہ کی ٹوپیاں رکھیں۔ مکھیوں کے منہ کا نچوڑا ہوا رس اس کی قدرت سے اعلیٰ درجے کا شہد بن گیا اور کھجور کی گٹھلی اس کی تربیت سے تناور درخت ہوگئی۔

قطعہ

ابرو باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند
تاتو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرطِ انصاف نباشد کہ فرمانبری

ترجمہ: ہوا' بادل' چاند' سورج اور آسمان سب تیرے کام میں ہیں' تاکہ تو روٹی ہاتھ میں لائے اور اس کو غفلت سے نہ کھائے۔ یعنی یہ سب تیرے لئے پریشاں اور تیرے لئے فرمانبردار ہیں۔ انصاف کی شرط نہ ہو کہ تو خدا کی فرمانبرداری نہ کرے۔

گویا انسان! ساری کائنات اس کی خادم اور یہ سب کا مخدوم

اللہ تعالیٰ نے کائناتِ رنگ وبو کی ہر شئی حضرتِ اِنسان کے لئے بنائی۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ

شَقًّا ○ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ○ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ○ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ○ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ○ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ○ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿سورۃ العبس: ۲۴ تا ۳۲﴾

ترجمہ: پھر ذرا انسان غور سے دیکھے اپنی غذا کو بیشک ہم نے زور سے پانی برسایا ۔ پھر اچھی طرح پھاڑا زمین کو۔ پھر ہم نے اُگایا اس میں غلّہ اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغات اور ہر طرح کے پھل اور گھاس۔ سامانِ زیست ہے تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے لئے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا

﴿سورۃ الملک: ۱۵﴾

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے نرم کردیا تمہارے لئے زمین کو چلو اس کے راستوں پر۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ

﴿سورۃ الملک: ۲۳﴾

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ، وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ○ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ○

﴿النحل: ۵ تا ۸﴾

ترجمہ: اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمّل ہے جب انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو اور وہ تمہارا بوجھ اُٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ

تم اُس تک نہ پہنچتے مگر مشکل سے بے شک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

﴿النحل: ۱۰، ۱۱﴾

ترجمہ: وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا اس سے تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو، اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور ہر قسم کے پھل۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ بِاَمْرِهٖ

﴿النحل: ۱۲﴾

ترجمہ: اور اُس نے تمہارے لئے مسخر کئے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ﴿النحل: ۱۳﴾

ترجمہ: اور وہ جو تمہارے لئے زمین میں پیدا کئے رنگ برنگ۔

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ﴿النحل: ۱۴﴾

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو۔ اور اس میں سے زیور نکالتے ہو جسے پہنتے ہو۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ○

﴿المؤمنون: ۲۱، ۲۲﴾

ترجمہ: اور بے شک تمہارے لئے چوپاؤں میں سمجھنے کا مقام ہے۔ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فائدے ہیں اور ان سے تمہاری خوراک ہے اور ان پر اور کشتی پر سوار کئے جاتے ہو۔

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

﴿سورۃ القصص:۷۳﴾

ترجمہ: اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ

﴿سورۃ البلد:۸،۹﴾

ترجمہ: کیا ہم نے نہیں بنائیں انسانوں کے لئے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ﴿ابراہیم:۳۲ تا ۳۴﴾

ترجمہ: اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اُتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کئے اور تمہارے لئے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور تمہارے لئے ندیاں مسخر کیں اور تمہارے لئے سورج اور چاند مسخر کئے جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لئے رات اور دن مسخر کئے اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں تک ارشاد فرمایا......

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ﴿البقرہ:۲۹﴾

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔

ہر نعمت انسان کے لئے اور ہر ایک پر شکر لازم ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ الْقَلِيْلَ لَمْ يَشْكُرِ الْكَثِيْرَ وَمَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ وَالتَّحْدِيْثُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ شُكْرٌ وَّتَرْكُهَا كُفْرٌ

﴿تفسیر ابن کثیر:۲/۶۷۶ ☆ معالم التنزیل:۴/۵۰۰ ☆ قرطبی:۲۰/۱۰۲ ☆ تفسیر مظہری:۱۰/۲۸۷﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قلیل کا شکر نہیں کرتا وہ کثیر کا شکر بھی نہیں کرتا اور جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا اللہ کی نعمت کا چرچا کرنا شکر ہے اور چرچا نہ کرنا کفرانِ نعمت ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿سورۃ التکاثر:۸﴾

ترجمہ: پھر ضرور بر ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

لَا تَزُوْلُ قَدَمَا الْعَبْدِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ اَرْبَعٍ، عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَ اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَ اَبْلَاهُ وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَ اَنْفَقَهٗ وَعَنْ عَمَلِهٖ مَاذَا عَمِلَ بِهٖ

﴿تفسیر کبیر الجزء الثانی والثلاثون:۸۲﴾

ترجمہ: بندے کو ہٹنے کی اجازت نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے چار سوال کئے جائیں (۱) عمر کے بارے میں کہ اس کو کہاں گزارا (۲) جوانی کے بارے میں کہ اس

کو کہاں ضائع کیا (۳) مال کے بارے میں کہ اِس کو کہاں سے کمایا اور کیسے خرچ کیا (۴) عمل کے بارے میں کہ کیا عمل کیا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا......

إِنَّ الْعَبْدَ يُسْأَلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، حَتّٰى عَنْ كُحْلِ عَيْنَيْهِ وَعَنْ فُتَاتِ الطِّيْنَةِ بِإِصْبَعِهٖ وَعَنْ لَمْسِ ثَوْبِ أَخِيْهِ

ترجمہ: بندے سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا نعمتوں کے بارے میں یہاں تک آنکھوں کے سُرمہ، انگلی کے ساتھ لگنے والے مٹی کے ذرّات اور اپنے بھائی کے کپڑوں کو چھونے کے بارے میں۔ ﴿تفسیر کبیر، الجزء الثانی والثلاثون: ۸۲﴾

اس سے معلوم ہوا بندے سے ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا کہ تو اس کا شکر بجالایا تھا یا نہیں اور بندے کو اس کا جواب دینا ہوگا تو پھر اس نعمت کے بارے میں بھی سوال ہوگا یا نہیں؟ جو سب نعمتوں سے افضل، اعلیٰ، بلند و بالا بلکہ جس کے سبب یہ ساری نعمتیں ملیں بلکہ جس کے سبب نعمت کو وجود ملا کہ ہر نعمت اپنے وجود میں جس کی محتاج ہے اگر وہ نہ ہوتے نہ زمین ہوتی نہ زمان......نہ مکیں ہوتے نہ مکان......نہ عرش ہوتا نہ فرش......نہ مشرق ہوتا نہ مغرب......نہ شمال ہوتا نہ جنوب......نہ جنت ہوتی نہ حور و غلمان......نہ فلک ہوتا نہ افلاک......نہ جن ہوتا نہ بشر......نہ ملک ہوتے نہ انسان اگر آپ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

ہے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا وہ نہ ہوں عالم نہیں
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہے وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

﴿اعلیٰحضرت﴾

سب سے بڑا فضل......سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت اس کا فضل اور اس کی طرف سے رحمت ہے مگر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور سب سے بڑا فضل کیا ہے؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۙ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا

﴿الاحزاب: ۴۵ تا ۴۷﴾

ترجمہ: ”اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا، حاضر وناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف سے اُس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ اُن کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے“۔

ہر نعمت رب کا فضل ہے لیکن فضل کبیر یعنی سب سے بڑا فضل مؤمنوں کے لئے وہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔

سب سے بڑی رحمت......سرکارِ دوعالم ﷺ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لئے ہر نعمت رحمت ہے مگر سب سے بڑی رحمت کیا ہے؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے......

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿الانبیاء:۱۰۷﴾

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لئے۔

علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اِنَّمَا بُعِثَ رَحْمَةً لِكُلِّ فَرْدٍ فَرْدٍ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ مَلَائِكَتِهِمْ وَاِنْسِهِمْ وَجِنِّهِمْ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ مِنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ فِيْ ذٰلِكَ ﴿روح المعانی:۱۷/۱۰۵﴾

ترجمہ: آپ کو تمام جہانوں کے ہر ہر فرد یعنی فرشتے اور جن و بشر ہر ایک کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ انسان ہو یا جن کافر ہو یا مومن بلا تفریق ان میں سے ہر ایک کو آپ کی رحمت سے حصہ پہنچ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت رحمت لیکن ذاتِ مصطفیٰ ﷺ سب سے بڑی رحمت لہٰذا سرکارِ دوعالم ﷺ کی ذات اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت قرار پائی۔

سوال : -جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا فضل، رحمت اور نعمت ملے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب : -قرآن پاک میں اس سوال کا جواب یوں دیا گیا۔

(۱) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

﴿پ۱۱، سورۂ یونس:۵۸﴾

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت اُسی پر چاہئے کہ خوشی کریں اور وہ بہتر ہے اِس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

(۲) وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

﴿پ۳۰، سورۂ الضحیٰ:۱۱﴾

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

(۳) وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ

﴿سورۂ ابراہیم:۵﴾

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دِن یاد دلاؤ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو تین حکم ارشاد فرمائے ہیں۔

پہلا حکم ''فَلْيَفْرَحُوْا'' فرمایا:

''فَلْيَسْجُدُوْا'' چاہئے کہ وہ سجدہ کریں۔

''فَلْيَرْكَعُوْا'' چاہئے کہ وہ رکوع کریں۔

''فَلْيَعْبُدُوْا'' چاہئے کہ وہ عبادت کریں۔

''فَلْيُصَلُّوْا'' چاہئے کہ وہ نماز پڑھیں۔

''فَلْيَصُوْمُوْا'' چاہئے کہ وہ روزہ رکھیں۔

''فَلْيَتَصَدَّقُوْا'' چاہئے کہ وہ صدقہ وخیرات کریں۔

نہیں فرمایا بلکہ عام حکم دیا کہ شریعت کے دائرہ میں رہ کر ہر وہ خوشی کا انداز جس کو شریعت ناجائز قرار دیتی ہے......نہ کرو۔ مثلاً ڈھول کی تھاپ پر رقص کرنا، دھمال ڈالنا، بھنگڑا ڈالنا، بینڈ باجے بجانا، گانے گانا، پہاڑیاں بنانا، بلا حجاب عورتوں کا بازاروں میں

نکلنا اور دعوتِ نظارہ دینا' لڑکوں کا آوازیں کسنا' جوکر بن کر لوگوں کو ہنسانا' کعبۃ اللہ کی شبیہ بنا کر اس کا طواف کرنا اور دیگر خلافِ شرع کام اور ہر وہ کام اور خوشی کا انداز جس کو شریعت ناجائز قرار نہیں دیتی..................کرو۔

مثلاً نوافل ادا کر کے خوشی کا اظہار کرو۔

بارہ ربیع الاول شریف روزہ رکھ کر خوشی کا اظہار کرو۔

یومِ ولادت صبح بوقتِ ولادت سرکار ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام پڑھ کر خوشی کا اظہار کرو۔

سرکارِ دوعالم ﷺ کے نام کی شرینی بانٹ کر خوشی کا اظہار کرو۔

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد کر کے خوشی کا ظہار کرو۔

میلاد ریلی کا اہتمام کر کے خوشی کا اظہار کرو۔

سرکار دوعالم ﷺ کے نام پر صدقہ وخیرات غریبوں میں بانٹ کر خوشی کا اظہار کرو۔

یہ خوشی کا اظہار کرنا کس قدر اہمیت کا حامل ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ"

ترجمہ: وہ بہتر اُس سے جو جمع کرتے ہیں

انسان دو چیزیں جمع کرتا ہے۔(۱) دُنیا کا مال (۲) آخرت کا مال (اعمال)

سرکارِ دوعالم ﷺ جو سب سے بڑی نعمت الٰہیہ اور فضل ربی ہے اس کے ملنے پر خوشی کا اظہار کرنا یہ دونوں یعنی دنیا اور آخرت کی پونجی جمع کرنے سے بہتر ہے۔

آپ ﷺ کی ذات اقدس ﷺ کتنی بڑی نعمت اور کتنا بڑا فضل خداوندی ہے۔

کہ دنیا میں دولت ایمان آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے سے قبر میں کامیابی و کامرانی آپ ﷺ کی معرفت و پہچان میں اور حشر میں فوز وفلاح آپ ہی

کے توسل وتصدق سے دُنیا میں جب تک " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " کے بعد " مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " نہیں کہے گا مومن مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں اور جب تک مسلمان نہیں اُس وقت تک اسلام کے انعامات سے مستفیض نہیں ہوسکتا۔

اور قبر میں تین سوال ہوں گے۔

مَنْ رَّبُّكَ ؟ تیرا رب کون ہے؟

مَا دِيْنُكَ ؟ تیرا دین کیا ہے؟

مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ ؟ تو اس ذات کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟

اگر پہلے سوال کا جواب درست دے دیا تو نجات نہیں ملے گی معلوم ہوا ہر رب رب کرنے والا کامیاب نہیں ہے۔

اگر دوسرے سوال کا جواب بھی درست دے دیا کامیابی پھر بھی نصیب نہیں ہوگی معلوم ہوا ہر اسلام کا نعرہ لگانے والا اور اسلام کا لیبل لگا کر اسلام کا راگ الاپنے والا کامیاب وکامران نہیں ہے۔

ہاں جب تیسرے سوال کا جواب درست دے دے گا تو کامیابی وکامرانی اس کا مقدر ہوگی گویا کامیابی دُنیا میں' فوز وفلاح یہ اس نعمت اور فضل ربی کے دامن یعنی دامنِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ وابستگی سے حاصل ہوگی۔

اِمام بخاری اور سوالِ قبر

اِمام بخاری نے اس تیسرے سوال کی اہمیت کو مزید واضح فرمایا آپ روایت لاتے ہیں کہ قبر میں سوال ہی ایک ہوگا اور وہ ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کے بارے میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ بِمُحَمَّدٍ ﷺ

﴿بخاری، کتاب الجنائز ماجاء فی عذاب القبر: ۱/۱۸۳﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ بندے کو جب قبر میں رکھ کر لوگ واپس لوٹتے ہیں تو وہ لوٹنے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں پھر پوچھتے ہیں اس شخصیت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں تو کیا کہا کرتا تھا۔

حشر اور ذاتِ مصطفیٰ ﷺ

عرصۂ حشر میں اہل حشر سے سوال بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہوگا۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ اور امام جابر جعفی کی ملاقات ہوئی تو امام باقر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے جابر! ارباب تاویل اس آیت مبارکہ میں "ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ" جو "نعیم" ہے اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

یعنی نعیم سے کیا مراد ہے اور پروردگار عالم کس نعمت کے بارے میں سوال ضرور بر ضرور فرمائے گا۔ امام جابر جعفی فرماتے ہیں ارباب تاویل اس سے انسان کو پے در پے حاصل ہونے والی نعمتیں مراد لیتے ہیں مثلاً ٹھنڈا پانی' گھنا سایہ' گرمی و سردی' ہر وہ نعمت جس سے انسان نفع حاصل کرتا ہے وہ مراد لیتے ہیں۔ امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اتفاق نہیں کرتا' کیونکہ اے جابر اگر تیرے گھر میں تیرا دوست آئے تو اسے اچھی جگہ پر بٹھائے' اچھا کھانا کھلائے' ٹھنڈا مشروب پلائے اور رخصتی کے وقت تو احسان جتلائے کہ تو آیا میں نے تیری عزت کی' تجھے اچھی جگہ بٹھایا' تجھے تیری من پسند کے کھانے کھلائے مشروب پلائے یہ انداز صحیح ہے؟ امام جابر جعفی کہنے لگے یہ تو درست نہیں ہے۔ امام باقر فرماتے ہیں اے جابر! اللہ تعالیٰ نے بندے کو پیدا فرمایا عدم سے وجود عطا کیا' نیست سے ہست کیا' اس کی جسمانی نشو ونما کا اہتمام فرمایا' اسے کھلایا پلایا' لاتعداد نعمتوں سے بہرہ ور فرمایا تو کیا وہ ان نعمتوں کے بارے میں سوال فرمائے گا؟

امام جابر جعفی فرماتے ہیں پھر اس نعمت سے کیا مراد ہے؟

تو حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد عام نعمت نہیں خاص نعمت ہے اور سب سے اعلیٰ و افضل نعمت ہے جس کے متعلق حشر میں ضرور سوال ہوگا اور وہ نعمتِ عظمیٰ ہے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ﴿تفسیر کبیر: ۸۲/۱۶﴾

سب سے بڑی نعمت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سارے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑی نعمت خداوندی ہے اللہ تعالیٰ نے بندے کو بڑی بڑی نعمتوں سے نوازا مگر احسان نہیں جتلایا۔ ہاں قرآن مجید میں ایک نعمت پر احسان جتلایا ہے اور وہ ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا۔ ﴿سورۂ آلِ عمران: ۱۶۴﴾

ترجمہ: بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں ایک عظیم الشان رسول بھیجا۔

کلام الٰہی کے اسلوب پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ نعمت کتنی اہمیت کی حامل ہے۔

"قاعدہ" کلام مخاطب کے حال کے مطابق ہونا چاہئے۔

(۱) مخاطب خالی الذھن ہے نہ متردد اور نہ منکر' تو کلام سادہ لایا جائے گا۔

(۲) مخاطب متردد ہے' تو کلام کو مؤکد لانا بہتر ہے تاکہ تاکید اس کے تردد کو زائل/ختم کردے۔

(۳) مخاطب منکر ہے' تو کلام کو مؤکد لانا واجب ہے اور تاکید انکار کے مطابق لائی جائے گی تاکہ تاکید اس کے انکار کے زوال کا سبب بنے۔

اس قاعدہ کو سمجھنے کے بعد آیت مبارکہ میں غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب اس

نعمتِ عظمیٰ (یعنی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثت کا تذکرہ کیا کلام سادہ ارشاد نہیں فرمایا بلکہ تاکیدات سے مؤکد کر کے پیش کیا۔

لام تاکید کا قَد حرف تاکید مَنَّ ماضی کا صیغہ یہ بھی تحقق کلام پر دلالت کرتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو تین تاکیدوں سے مؤکد فرمایا۔ تاکہ تردد و شک کرنے والوں کا تردد و شک دور ہو اور انکار کرنے والوں کا انکار' اور وہ مترددین و منکرین کلام کا اسلوب دیکھ کر سمجھ جائیں کہ یہ نعمت سب سے بڑی ہے اور اس نعمت کو عام نعمت پر قیاس کر کے مثلیت کا دعویٰ نہ کریں' اب ترجمہ کریں۔

قاعدہ

تاکید قائم مقام قسم کے ہوتی ہے گویا اللہ تعالیٰ اپنی عزت و جلال کی تین قسمیں ارشاد فرما کر کلام کو پختہ فرما رہا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم' مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم' مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ مومنوں پر احسان کیا کہ ان میں عظیم المرتبت رسول مبعوث فرمایا۔

احسان کن پر

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری مخلوق کی طرف رسول بن کر تشریف لائے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بیان تو یوں ارشاد فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

﴿سورۃ الاعراف: ۱۵۸﴾

ترجمہ: اے لوگوں میں سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رسالت کو خود بیان فرمایا...... تو یوں کہا۔

اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً ﴿صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ: ۱/۱۹۹﴾

ترجمہ: مجھے ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

ہر نبی و رسول اپنی قوم کے لئے رحمت ہوتا ہے اور سرکارِ دو عالم ﷺ بھی رحمت تو جب آپ کی رحمت کو بیان فرمایا تو یوں کہا۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿سورۃ الانبیاء:۱۰۷﴾

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت تمام جہانوں کے لئے۔

گویا آپ رسول ساری مخلوق کے لئے اور آپ رحمت سارے جہانوں کے لئے تو احسان بھی سب پر جتلانا چاہئے تھا اور یوں ہوتا۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْخَلْقِ کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر احسان فرمایا۔

یا یوں ہوتا۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں پر احسان فرمایا۔

یا یوں ہوتا۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى النَّاسِ

اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر احسان فرمایا۔

مگر کلام الٰہی کا انداز اور ہے اور وہ یہ ہے۔

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ"

اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان فرمایا۔ کلام کا انداز یہ بتلا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں تھا کہ کچھ لوگ اس نعمت کو پا کر شکر بجا لائیں گے اور کچھ ناشکری کریں گے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ناشکری کرنے والوں کو مخاطب ہی نہیں فرمایا بلکہ اپنے شکر گزار بندوں کو مخاطب فرمایا

اور ان پر اس عظیم احسان کو جتلایا...... کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان فرمایا۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم

جب سرکارِ دو عالم ﷺ اللہ کی سب سے بڑی نعمت' رحمت اور فضل ہیں تو اس

کے ملنے کے بعد جنہیں یہ نعمت' رحمت اور فضل ملا انہیں کیا کرنا چاہئے۔ تو قرآن مجید کا درس اور سبق یہ ہے کہ......

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ ﴿الضحیٰ:۱۱﴾

اور اپنے رب کی نعمت کا شکر ادا کرو

اندازِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

قَالَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ لِمَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ فَقَالَ آللّٰهُ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَّكُمْ اَنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ ﴿مسند امام احمد: حدیث نمبر ۱۶۸۳۱﴾

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت پر تشریف لائے اور فرمایا اے صحابہ تمہیں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ ہم بیٹھے ہیں کہ اللہ کا ذکر اور اس کی حمد و ثناء کیونکہ اس نے ہمیں دین اسلام دیا اور آپ کے سبب ہم پر احسان فرمایا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم حلف دیتے ہو کہ تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم قسم دیتے ہیں کہ ہمیں فقط اسی چیز نے بٹھایا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے حلف تم پر الزام لگانے کے لئے نہیں لیا بلکہ جبریل امین میرے پاس آئے اور اس نے مجھے خبر دی کہ تمہارا رب تمہاری اس بزم کے سبب فرشتوں پر خوشی فرما رہا ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا صحابہ کرام مل بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے احسانِ عظیم کا تذکرہ کرتے اور شکر بجا لاتے۔ یہی وہ عمل صالح ہے جو اہل سنت محفل میلاد کی صورت

میں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ، فضل کبیر، رحمت اعلیٰ اور احسانِ عظیم کا تذکرہ کرتے ہیں اور صحابہ کرام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

فضلِ ربُّ العلی اور کیا چاہیے
مل گئے مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہیے

نزولِ رحمت کے دن کی امتیازی حیثیت

جس دن کوئی نعمت، فضل اور رحمت خداوندی بندوں کو ملے اُس دِن کو دوسرے دنوں سے کوئی امتیازی حیثیت حاصل ہوگی یا نہیں؟

اِس بابت قرآنِ مجید کا درس کیا ہے؟ قرآنِ مجید میں درس یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو حکم دیا.......

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ ﴿سورۂ ابراہیم:۵﴾

ترجمہ:- اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ

سب ماہ و سال، لیل و نہار اللہ کے ہیں تو وہ کون سے ایام ہیں جن کی یاد دلانے کا حکم خود رب تعالیٰ دے رہا ہے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِهٖ "وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ" قَالَ بِالنِّعَمِ الَّتِيْ أَنْعَمَ بِهَا عَلَيْهِمْ، أَنْجَاهُمْ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَفَلَقَ لَهُمُ الْبَحْرَ وَظَلَّلَ عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى۔ ﴿الدر المنثور:۴/۱۳۲﴾

ترجمہ:- حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے قول "وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ" کے بارے فرماتے ہیں۔ ان سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اُن پر انعام فرمایا۔ ان کو آلِ فرعون سے نجات دی اور ان کے لئے سمندر پھاڑا اور ان پر بادلوں سے سایہ کیا اور ان پر من و سلویٰ نازل کیا۔

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں......

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو ایام اللہ (اللہ کے دنوں) کی یاد دلاؤ۔ ایام اللہ سے مراد وہ ایام ہیں جن میں اہم واقعات رونما ہوئے یا جن ایام میں اللہ تعالیٰ نے منکروں اور کافروں کو سزا دینے کے لئے اور اُن سے انتقام لینے کے لئے ان پر عبرت ناک عذاب نازل فرمایا۔ یا جن دنوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر خاص نعمتیں نازل فرمائیں۔...... ﴿تبیانُ القرآن:۶/۱۴۱﴾

مفتی محمد شفیع دیوبندی لکھتا ہے......

یعنی حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو ایام اللہ یاد دلاؤ۔ ایام "یوم" کی جمع ہے جس کے معنیٰ "دن" کے مشہور ہیں۔ لفظ ایام اللہ دو معنیٰ کے لئے بولا جاتا ہے اور وہ دونوں یہاں مراد ہو سکتے ہیں۔

اوّل :- وہ خاص ایام جن میں کوئی جنگ یا انقلاب آیا ہو جیسے غزوہ بدر و اُحد اور احزاب و حنین وغیرہ کے واقعات یا پچھلی اُمتوں پر عذاب نازل ہونے کے واقعات ہیں جن میں بڑی بڑی قومیں زیروزبر یا نیست و نابود ہو گئیں۔ اس صورت میں ایام اللہ یاد دلانے سے ان قوموں کو کفر کے انجام بد سے ڈرانا اور متنبہ کرنا مقصود ہوگا۔

دوم :- معنیٰ ایام اللہ کے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات کے بھی آتے ہیں تو ان کو یاد دلانے کا مقصد ہوگا کہ شریف انسان کو جب کسی محسن کا احسان یاد دلایا جائے تو وہ اس کی مخالفت اور نافرمانی سے شرما جاتا ہے۔ ﴿معارف القرآن:۵/۲۱۹﴾

جس دن نعمت ملے اس دن کو یاد دلانا اور اس کو دوسرے ایام سے امتیازی حیثیت کا حامل جاننا یہ ضروری ہے۔ اس کی اہمیت کتنی ہو، قرآن مجید نے اس کی بھی وضاحت کر دی کہ جس دن نعمت ملے، فضل الٰہی کا حصول ہو اور رحمت خداوندی میسر

آئے، اُس دن کو عید کا دن بناؤ۔

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ۔ ﴿المائدۃ:۱۱۴﴾

ترجمہ:- عرض کی عیسیٰ ابن مریم نے اے اللہ! ہم سب کے پالنے والے اُتار ہم پر دسترخوان آسمان سے، بن جائے ہم سب کے لئے عید کا دن، ہمارے اگلوں کے لئے بھی اور پچھلوں کے لئے بھی اور ہو جائے ایک نشانی تیری طرف سے۔

جس دن خاص نعمت ملے وہ دن عید کا، مسلمانوں کے ہاں جمعۃ المبارک بھی عید کا دن ہے۔ اس کا سبب کیا ہے، حدیث پاک پڑھیئے

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ، وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ۔ وَفِیْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ، وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ، وَفِیْهِ تَوَفَّی اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یَسْئَلُ اللّٰهَ فِیْهَا الْعَبْدُ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَالَمْ یَسْئَلْ حَرَامًا، وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ،

﴿سنن ابن ماجہ، باب فی فضل الجمعۃ:۷۶﴾

ترجمہ:- نبی پاک ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام دنوں سے افضل ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی زیادہ فضیلت والا ہے۔ چونکہ اس میں پانچ خصوصیات ہیں......

۱)- اللہ تعالیٰ نے اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا

۲)- اور اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن آدم علیہ السلام زمین پر اُتارا۔

۳)- اور جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کو فوت کیا۔

۴)- جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندے کو عطا فرماتا ہے جو وہ حلال شی مانگتا ہے۔

٥)۔اسی روز قیامت قائم ہوگی۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے جمعۃ المبارک کی فضیلت دوسرے ایام پر پانچ وجوہ سے بیان فرمائی۔ اُن میں سے پہلی وجہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہے تو جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہو وہ دن تمام دنوں کا سردار، عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے اعلیٰ وافضل تو جس دن آدم علیہ السلام کا بھی رسول اور جس کے سبب سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور جس کی وجہ سے آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کو نبوت ورسالت ملی، پیدا ہوں وہ دن تمام دنوں سے افضل واعلیٰ کیوں نہیں ہوگا۔

اب وہ دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بلند و بالا کیوں نہیں ہوگا۔

اگر آسمان سے بنی اسرائیل کے لئے دستر خوان اُترے جو عارضی نعمت ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے عید کا دن قرار دیں تو جس دن سید عالم ﷺ کی جلوہ گری ہو وہ عید سے کم کیسے ہوگا۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

بلکہ کرم بالائے کرم یہ کہ سید عالم ﷺ نے اپنی ولادت باسعادت کی خوشی خود منائی۔ آپ ﷺ ہر پیر شریف کا روزہ رکھتے تھے......

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ ؟ فَقَالَ فِیْهِ وُلِدْتُ وَفِیْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ

﴿مسلم شریف:۱/۳۶۸﴾

ترجمہ:۔سرکارِ دو عالم ﷺ سے پیر شریف کے روزے کے بارے پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس دن میری ولادت ہوئی اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔

قارئین کرام یہ وہ حقائق ہیں جن کے پیش نظر اہل سنت و جماعت گھر گھر، محلّہ محلّہ، قریہ قریہ، شہر شہر سرکارِ دو عالم ﷺ کے میلاد کی محفلیں سجاتے ہیں اور اپنے مقدر

سنوارتے ہیں اور "تحدیث نعمت" کے حکم کو بجا لاتے ہیں۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں جل کر عدو مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سُناتے جائیں گے

اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ اَقدس میں التجاء ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک، سید لولاک ﷺ کے تصدق سے ان حقائق کو پڑھ کر، سمجھ کر قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔............ امین...ثم امین...... بجاہ سید المرسلین ﷺ

شفاعت مصطفیٰ ﷺ کا طلبگار
حافظ محمد رمضان اویسی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ساعتِ ذکرِ پاک رسول ﷺ آ گئی' سارے عالم پہ اک کیف چھانے لگا
مُطربانِ ازل زمزمہ سنج ہیں ' روحِ کونین کو وجد آنے لگا
اُن کی آمد کے پھر تذکرے چھڑ گئے ' ذکر میلاد پھر دِل لبھانے لگا
گلستاں گلستاں پھر بہار آگئی ' پھر حسن کا چمن مسکرانے لگا
سازِ فطرت سے نغمے اُبلنے لگے' دِل کے جذبات شعروں میں ڈھلنے لگے
شاعرِ خوش نوا وجد میں جھوم کر' روح پرور ترانے سنانے لگا
چار سو عبرت انگیز تھا اِک سماں' ظلمتوں سے تھا معمور سارا جہاں
آفتابِ نبوت ضوفشاں ' نورِ حق ہر طرف جگمگانے لگا
نقش بے رنگ دُنیا پہ آ گیا' چار سو ایک دل کش سماں چھا گیا
ایک اُمی لقب' بن کے محبوب رب' نعمتوں کے خزانے لٹانے لگا
آج پھر تیری اُمت ہے خوار و زبوں' دردمندوں کی آنکھوں سے جاری ہے خون
میرے آقا سفینہ ہے منجدھار میں' میرے خواجہ سفینہ ہے ٹھکانے لگا
پاؤ بے کساں' خلق کے راہبر' ہم غلاموں پہ بھی لُطف کی اِک نظر
تیرے قربان مایوسیاں بڑھ گئیں' تیرے قربان یقین ڈگمگانے لگا
پھر ہمیں عظمت بوذری رضی اللہ عنہ بخش دے' شان فاروق وفقر علی بخش دے
پھر زمانے کے انداز ہیں خشمگیں' پھر زمانہ ہمیں آزمانے لگا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

)(آمد مصطفیٰ ﷺ)(

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مبارک ہو' مبارک ہو' شہِ ابرار آتے ہیں
حبیبِ کبریا کونین کے سردار آتے ہیں
درودوں کی سلاموں کی سجا کر ڈالیاں لاؤ
کہ اب صَلِّ علیٰ کے مالک و حقدار آتے ہیں
کرے گا آسمان جن پر نچھاور چاند اور تارے
وہ دُنیا کے دُلارے احمد مختار ﷺ آتے ہیں
فقیرو بے نواؤ جھولیاں پھیلاؤ خوش ہو کر
کہ وہ ابرِ سخا ہر سمت گوہر بار آتے ہیں
مسلمانوں کو اِس سے اور کیا بڑھ کر خوشی ہوگی
کہ مہمان اُن کے ہو کر سیدِ ابرار آتے ہیں
لٹاؤ مال و زر اپنا خوشی میں اُن کے آنے کی
مسلمانوں تمہارے مونس و غمخوار آتے ہیں
کھڑے ہو کر اَدب سے دست بستہ پڑھ سلام اُن پر
اے فائق ترے آقا ترے سردار آتے ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

فہرس المراجع والمصادر

قرآن پاک ...... کلام الٰہی

تفاسیر

تفسیر الدر المنثور...... تفسیر ابن کثیر...... تفسیر قرطبی...... تفسیر روح المعانی
تفسیر روح البیان...... تفسیر مظہری...... تفسیر کبیر...... تبیانُ القرآن

احادیث مبارکہ

صحیح بخاری شریف...... صحیح مسلم شریف...... سنن ابوداؤد شریف
جامع الترمذی...... مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
سُنن ابن ماجہ...... مشکوٰۃ المصابیح

سیرت پاک

نسیم الریاض...... کتابُ الشفاء...... دلائل النبوۃ
مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات